احادیث نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام

اورمنکرین حدیث کے اعتراضات کا علمی جائزہ (قسط:۳)

حافظ عبیداللہ

امام ابومحمد حسن بن علی البربہاریؒ (متوفی 329ہجری) لکھتے ہیں:

''اذا سمعتَ الرجل یطعن علی الآثار و لا یقبلها او یُنکر شیئاً من اخبار رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فاتّهمه علی الاسلام فانه رجل ردیء القول و المذهب ......'' جب تم کسی آدمی کوسنو کہ وہ آثار میں طعن کرتا ہے اورانہیں قبول نہیں کرتا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کا انکار کرتا ہے تو اس کا اسلام متّھم ہے اوروہ خراب قول اور مذہب والا ہے۔ (شرح السنة للبربهاری، صفحه 79 ، مکتبة دار المنهاج ، الریاض)

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 791ھ) لکھتے ہیں :

''ان اللہَ سبحانه وتعالیٰ انزل علیٰ رسُولِه وَحیَین ، وأوجَبَ علیٰ عِبادِه الایمانُ بهما والعمل بما فیهما، وهُما الکِتابُ والحِکمةُ ...... (الیٰ ان قال) ......والکتاب هو القرآنُ ، والحِکمَةُ هِیَ السُنَةُ باتفاقِ السلفِ ، ومَا أخبَر به الرسول عن الله، فهو فی وجُوبِ تَصدِیقِه والایمان به کما أخبَرَ الربُّ تعالیٰ علیٰ لِسانِ رسولِه ، هذا أصل مُتفقٌ علیه بَین اهل الاسلامِ ، لایُنکِرُه الّا من لیسَ منهم '' اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر دوقسم کی وحی نازل فرمائی ہے اور بندوں پر واجب کیا ہے کہ اُن دونوں وحیوں پر ایمان لایا جائے اور اُن پر عمل کیا جائے ، ایک ہے ''کتاب'' اور دوسری ''حکمت'' ...... (آگے تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں)...... کتاب سے مراد قرآن ہے اور حکمت سے مراد سُنّت ہے، اس پر تمام اسلاف کا اتفاق ہے، اور جس بات کی خبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی طرف سے دی ہے اُس پر اسی طرح ایمان لانا اور اُس کی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک کے ذریعے وہ خبر دی ہے، اس اصول پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے، اس کا انکار وہی کرے گا جو مسلمان نہیں۔ (کتاب الرُوح، صفحه 218، مُجمَّع الفقه الاسلامی، جده)

الغرض! ہر وہ حدیث جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مستقبل میں ہونے والے کسی واقعہ کی خبر دی اور وہ مستند اور صحیح طریقے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک پہنچی تو اُس پر آمنّا و صدّقنا کہنا ہر مسلمان پر واجب ہے، انہی احادیث میں وہ بھی ہیں جن کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی ہے جو کہ متواتر ہیں اور متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے صحیح سندوں کے ساتھ مروی ہیں۔

ایک شبہ یہ بھی پیش کیا جاتا ہے کہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث ''اخبارِ آحاد'' ہیں اور خبرِ واحد ظنی ہوتی ہے یقین کا فائدہ نہیں دیتی لہٰذا حجت نہیں بن سکتی۔ یہ اعتراض بظاہر بڑا وزنی معلوم ہوتا ہے، اگر چہ احادیث نزول عیسیٰ علیہ السلام بقول بہت سے ائمہ حدیث متواتر ہیں آحاد نہیں، لیکن اگر انہیں اخبارِ آحاد بھی فرض کر لیا جائے تو یہ خبرِ واحد کی وہ قسم ہے جسے امت کی طرف سے ''تلقی بالقبول'' حاصل ہے اور یہ بھی متواتر معنوی کے حکم میں ہے اور جیسا کہ بیان ہوا بہت سے ائمہ نے ان احادیث کا متواتر ہونا صاف طور پر لکھا بھی ہے نیز بہت سے ائمہ نے اسے امت کا اجماعی عقیدہ بھی لکھا ہے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 728ھ) لکھتے ہیں:

''وأیضاً فالخبر الذی تلقّاہ الأئمة بالقبول تصدیقاً له أو عملاً بموجبه یفید العلم عند جماھیر الخلف والسلف، وھذا فی معنی المتواتر. لکن من الناس من یسمیه : المشھور والمستفیض، ویقسمون الخبر الی : متواتر ، ومشھور ، وخبر واحدٍ'' وہ خبر (حدیث) جسے ائمہ نے قبول کیا اس کی تصدیق کر کے یا اس کے مطابق عمل کر کے اگلے پچھلے ائمہ کی اکثریت کے ہاں علم (یقینی) کا فائدہ دیتی ہے اور یہ متواتر کے معنی میں ہوتی ہے، لیکن کچھ لوگ اس کا نام ''مشہور'' اور ''مستفیض'' رکھتے ہیں اور خبر کو ''متواتر''، ''مشہور'' اور ''خبر واحد'' میں تقسیم کرتے ہیں۔ (مجموع فتاوی ابن تیمیه، ج18 ص48)

اور امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ پہلے گذرا کہ:

''ثبت یقیناً ان الخبرَ الواحدِ العدل عن من مثله مبلغاً الی رسولِ الله صلی الله علیه وسلم حقٌ مقطوعٌ به موجبٌ للعَملِ والعِلمِ معاً'' یہ بات یقینی طور پر ثابت شدہ ہے کہ ایک عادل راوی کی روایت اپنے جیسے عادل سے جو اسی طرح (عادل راویوں کے واسطے سے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے وہ قطعی طور پر حق ہے اور علم وعمل دونوں کو واجب کرتی ہے۔

(الاِحکام فی اُصول الاَحکام، جلد 1، صفحہ 124 ، دار الآفاق الجدیدة بیروت)

الغرض! اخبارِ آحاد اگر صحیح سند کے ساتھ ثابت ہوں اور اصولِ حدیث کی رو سے ہر قسم کی علت سے پاک ہوں تو ان پر عمل واجب ہے اور اگر ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خبر دی ہے تو اس پر یقین رکھنا ضروری ہے اور اگر کوئی خبر واحد ایسی ہو جسے امت کی طرف سے تلقی بالقبول حاصل ہو وہ سونے پر سہاگہ ہے اسے ''مشہور'' یا ''مستفیض'' کہا جاتا ہے جو متواتر معنوی کے معنی میں ہوتی ہے اور یقینی علم کا فائدہ دیتی ہے، نیز یہ بات ذہن میں رہے کہ ''اخبارِ آحاد'' کو ظنی صرف قرآن کریم کے مقابلے میں کہا جاتا ہے کہ جیسے قرآن کریم کے الفاظ جو ہم تک پہنچے ہیں وہ ''قطعی اور یقینی'' ہیں اس طرح احادیث کے الفاظ قطعی اور یقینی نہیں کیونکہ کبھی روایت بالمعنی بھی ہوتی ہے اور ممکن ہے الفاظ میں کمی بیشی ہو۔ لہٰذا ''ظنی'' ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ احادیث مشکوک ہیں اور ان پر عمل کرنا واجب نہیں۔

یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ تمنا عمادی صاحب نے نزولِ مسیح کی روایات پر اپنی تنقید میں صرف اپنے ذہن کے بنائے ہوئے مفروضوں اور خود ساختہ اصولِ حدیث کو بنیاد بنا کر ساری عمارت کھڑی کی ہے لہٰذا ان مفروضوں کا جواب

دینے میں وقت ضائع کرنے کی چنداں ضرورت نہ تھی، تاہم چند دوستوں کے اصرار پر یہ سطور ان لوگوں کے لئے لکھی جارہی ہیں جو تمنا عمادی صاحب یا دوسرے منکرین حدیث کی تحقیق کے نام پر تلبیس سے شکوک وشبہات میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

ہم کتب حدیث سے چند ایسی منتخب احادیث مکمل سندوں کے ساتھ بیان کریں گے جن کے صحیح ہونے پر تمام ائمہ حدیث کا اتفاق ہے اور سوائے چودھویں صدی کے چند نام نہاد محققین یا منکرین حدیث کے کسی نے ان احادیث کی صحت پر اعتراض نہیں کیا، ساتھ ہی ان کی سند میں آنے والے تمام راویوں کا تعارف بھی کتاب اسماء الرجال سے کرواتے جائیں گے جس سے جناب تمنا عمادی صاحب اور دوسرے ناقدین کے شبہات کا خود بخود ازالہ بھی ہوتا جائے گا اور جہاں ضرورت ہوگی وہاں عمادی صاحب کے ہوائی مفروضوں کا ذکر کرکے ان پر تبصرہ بھی ہوگا۔

☆......☆......☆

احادیثِ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں علماء امت کی آراء

سب سے پہلے ان احادیث کی حیثیت کے بارے میں جن کے اندر نزول عیسیٰ علیہ السلام کی خبر دی گئی ہے علم تفسیر وحدیث وعلم عقائد کے ماہر تسلیم کیے جانے والے قدیم وجدید ائمہ وعلماء کرام کی تحریرات پر ایک نظر ڈالتے ہیں:۔

امام ابومحمد عبدالحق بن عطیہ اندلسیؒ (متوفی 541ھ) اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

''وأجمعت الأمة علی ما تضمنه الحديث المتواتر من أن عيسیٰ عليه السلام في السماء حي وأنه ينزل في آخر الزمان'' اور امت کا اس بات پر اجماع ہے جو احادیث متواترہ میں وارد ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔

(المحرر الوجيز في تفسير كتاب العزيز، جلد 2 صفحہ 237، طبع وزارۃ الاوقاف قطر)

شارحِ صحیح مسلم امام یحییٰ بن شرف النوویؒ (متوفی 676ھ) نے قاضی عیاضؒ (متوفی 544ھ) کا قول نقل کیا ہے کہ:

''قال القاضي رحمه الله تعالیٰ نزول عيسیٰ عليه السلام وقتله الدجّال حق وصحيح عند اهل السنة للأحاديث الصحيحة في ذلك وليس في العقل ولا في الشرع ما يُبطله فوجب اثباته وانكر ذلك بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم ......'' قاضی (عیاض) رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے ہاں حق اور صحیح ہے کیونکہ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہیں، اور عقل یا شرع میں کوئی ایسی دلیل نہیں جو اس کو باطل کرے لہذا اس کا اثبات واجب ہوگیا، ہاں چند معتزلہ وجہمیہ اور ان کے کچھ ہم نواؤں نے اس کا انکار کیا ہے۔

(المنهاج في شرح صحيح مسلم بن الحجاج، ج18 ص75، المطبعة المصرية بالازهر)

مشہور مفسر ومحدث حافظ ابن کثیر دمشقی (متوفی 774ھ) نے اپنی مایہ ناز تفسیر میں ان احادیث کو تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے جن کے اندر نزولِ عیسیٰ کا بیان ہے، پھر آخر میں لکھتے ہیں:

''فھـذہ احادیث متواترة عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم من روایة ابی ھریرة، وابن مسعود، وعثمان بن ابی العاص، وابی امامة، والنواس بن سمعان، وعبداللہ بن عمرو بن العاص، ومُجمع بن جـاریة، وابـی سـریـحة حذیفة بن اسید ، رضی اللہ عنھم ......'' پس یہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر ہیں جنھیں ان صحابہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے: حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عثمان بن ابی العاص، حضرت ابوامامہ، حضرت نواس بن سمعان، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص، حضرت مجمع بن جاریہ اور حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم۔ (تفسیر القرآن العظیم، ج4 ص464 سورۃ النساء آیات 155 تا159)

پھر اپنی اسی تفسیر میں ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''وقـد تـواترت الاحادیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، أنـه أخبر بنزولِ عیسیٰ بن مریم علیه السلام قبل یوم القیامة اماما عادلاً ، وحکماً مقسطاً '' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر احادیث میں وارد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل عدل وانصاف کرنے والے امام اور حَکَم بن کر نازل ہوں گے۔ (تفسیر القرآن العظیم، ج7 ص236 سورۃ الزخرف آیات 57 تا65)

مشہور مفسر علامہ شہاب الدین محمود آلوسی بغدادیؒ (متوفی 1270ھ) لکھتے ہیں:۔

''ولا یـقـدح فـی ذلک مـا اجـمـعت الأمة علیه واشتھرت فیه الأخبار ولعلھا بلغت مبلغ التـواتـر الـمـعنوی ونطق به الکتاب علی قول ووجب الایمان به وأکفر منکرہ کالفلاسفة من نزول عیسـیٰ عـلیـه الـسـلام آخر الزمان لأنه کان نبیاً قبل تحلی نبینا صلی اللہ علیه وسلم بالنبوة فی ھذہ النشأة .....'' (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر) اس بات سے اعتراض نہیں وارد ہوسکتا جس پر امت کا اجماع ہے اور جس کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں جو متواتر معنوی کے درجہ کو پہنچتی ہیں اور ایک قول کے مطابق اللہ کی کتاب نے بھی یہ بیان کیا ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، اور اس کے منکر کو کافر کہا گیا ہے جیسا کہ فلاسفہ (وہ عقیدہ یہ ہے کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آخری زمانہ میں نازل ہونا ہے (ان کے نازل ہونے سے اعتراض اس لئے نہیں ہوسکتا کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے نبی ہیں۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، جلد22، صفحہ 34، بیروت)

شیخ محمد بن احمد السفارینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1188ھ) اپنی مشہور کتاب عقیدہ سفارینیہ میں لکھتے ہیں:۔

''ومـنھـا ای من علامات الساعة العظمیٰ العلامة الثالثة أن ینزل من السماء السید المسیح عیسیٰ بـن مریم علیه السلام ونزوله ثابت بالکتاب والسنة واجماع الامة'' قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے تیسری نشانی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور آپ کا نزول کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

اور پھر اجماع امت کا بیان کرتے ہوئے لکھا:۔

''وأما الاجماع فقداجمعت الامة علی نزوله ولم یخالف فیه أحد من أھل الشریعة ، وانما

انکر ذلک الفلاسفة والملاحدة ممن لا یُعتد بخلافه وقد انعقد اجماع الامة علی أنه ینزل '' جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو امت کا آپ کے نزول پر اجماع ہے اور اہل شریعت میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہیں کیا سوائے فلسفیوں اور ملحدین کے جن کے اختلاف کی کوئی وقعت نہیں کیونکہ امت کا اس پر اجماع ہے کہ آپ نازل ہوں گے۔

(لوامع الانوار البهیة المعروف بہ عقیدہ سفارینیہ، جلد 2، صفحہ 94، طبع دمشق)

علامہ محمد بن جعفر الکتانی (متوفی 1345ھ) تحریر فرماتے ہیں:

''**والحاصل أن الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر متواترة، وکذا الواردة فی الدجال، وفی نزولِ عیسیٰ سیدنا عیسیٰ علیه السلام**'' خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہدی منتظر، دجال اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں وارد شدہ احادیث متواتر ہیں۔ (نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص229، طبع مصر)

علامہ محمد شمس الحق عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1329ھ) یمن کے مشہور محدث علامہ محمد بن علی الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1255ھ) کی کتاب ''**التوضیح فی تواتر ما جاء فی الأحادیث فی المهدی والدجال والمسیح**'' سے نقل کرتے ہیں:

''**والاحادیث الواردة فی الدجال متواترة، والأحادیث الواردة فی نزولِ عیسیٰ علیه السلام متواترة**'' دجّال کے بارے میں وارد شدہ احادیث متواترہ ہیں اور اسی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بارے میں بھی احادیث متواترہ ہیں۔ (عون المعبود علیٰ سُنن ابی داؤد، ج 1868 کتاب الملاحم، دارالافکار الدولیۃ)

علامہ عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مقام پر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح بڑی تفصیل سے ان احادیث کا ذکر بھی کیا ہے جن کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی گئی ہے تحقیق کے شوقین حضرات عون المعبود کے اس مقام کا مطالعہ فرمالیں۔

مسند احمد رحمۃ اللہ علیہ کے محقق اور جامع ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے شارح علامہ احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1377ھ) نے ''تفسیر طبری'' کی احادیث کی تخریج بھی (سورۃ ابراہیم تک) فرمائی تھی، ان کی تخریج کے ساتھ تفسیر طبری 16 جلدوں میں طبع شدہ ہے، آپ لکھتے ہیں:

''**نزول عیسیٰ علیه السلام فی آخر الزمان مما لم یختلف فیه المسلمون، لورود الأخبارِ المتواترة الصحاح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذلک وقد ذکر ابن کثیر فی تفسیره طائفة طیبة منها**.....'' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخری زمانہ میں نازل ہونا ایسی بات ہے جس میں مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح اور متواتر روایات اس بارے میں وارد ہوئی ہیں، حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ان روایات کا ایک اچھا خاصا حصہ ذکر کر دیا ہے۔

(تفسیر الطبری بتخریج احمد محمد شاکر، ج6 ص460 حاشیہ، طبع القاہرۃ)

دورِ حاضر کے معروف محقق علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1420ھ) نے محمد عبداللہ السمّان

پر تنقید کرتے ہوئے (جنہوں نے اپنی کتاب ''الاسلام المصفّیٰ'' میں اس بناء پر نزولِ عیسیٰ علیہ السلام وخروجِ دجّال کا انکار کیا ہے کہ اس بارے میں احادیث ''اخبارِ آحاد'' ہیں متواتر نہیں) لکھا ہے:

''دعواک أن الاحادیث المشار الیه غیر متواترة غیر مقبولة منک، ولا ممن سبقکَ الیها، مثل الشیخ شلتوت وغیره، لأنها لم تصدر من ذوی الاختصاصِ فی علم الحدیثِ، ولا سیماً وقد خالفت شهادة المختصین فیه کالحافظ ابن کثیر، وابن حجر، والشوکانی، وغیرهم حیث صرّحوا بأن حدیث النزول متواتر، وذلک یتضمن تواتر حدیث خروج الدجّالِ من باب أولیٰ، لأن طرقه أکثر، کما لا یخفیٰ علی المشتغلین بهذا العلم الشریف. وقد کنتُ جمعتُ فی بعض المناسبات الطرق الصحیحة فقط لحدیث النزولِ، فتجاوزت العشرین طریقاً عن تسعة عشر صحابیاً، فهل التواتر غیر هذا؟''

آپ کا یا آپ سے پہلے شیخ شلتوت وغیرہ کا یہ دعویٰ کہ اس بارے میں احادیث متواتر نہیں ہیں قابل قبول نہیں ہے کیونکہ یہ دعویٰ ان لوگوں کی طرف سے کیا گیا ہے جن کا اختصاص علم حدیث نہیں، اور خاص طور پر یہ دعویٰ ان لوگوں کی گواہی کے بھی خلاف ہے جو علم حدیث کے ماہر شمار کیے جاتے ہیں جیسے حافظ ابن کثیر، ابن حجر اور شوکانی وغیر ہم، ان سب نے تصریح کی ہے کہ نزول (عیسیٰ علیہ السلام) کی حدیث متواتر ہے، اسی سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ وہ احادیث جن کے اندر خروجِ دجّال کا ذکر ہے وہ بھی متواتر ہیں کیونکہ ان احادیث کے طُرُق زیادہ ہیں جیسا کہ اس علم (یعنی علم حدیث) کے ماہرین سے مخفی نہیں، میں نے ایک بار اس حدیث کے صرف صحیح طُرُق جمع کیے تھے جس میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا بیان ہے تو وہ 19 مختلف صحابہ رضی اللہ عنہم سے 20 سے زیادہ طُرُق جمع ہوئے تھے، تو کیا تواتر اس کے علاوہ کسی اور چیز کا نام ہے؟۔

(تمام المنة فی التعلیق علیٰ فقه السنة، ص 79)

قارئینِ محترم! یہ ان لوگوں کی تحریرات سے چند اقتباسات تھے جن کی اکثریت نے علم حدیث واصول حدیث میں اپنی زندگیاں کھپا دیں، جنہیں اللہ نے عقلِ سلیم عطا فرمائی ہے وہ سوچیں کہ ان لوگوں کی بات معتبر ہے یا ان کی جن کو یہ تک نہیں علم کہ ''باب نزول عیسی بن مریم'' صحیح بخاری کی کس کتاب میں ہے؟ اور جنہوں نے اپنی ساری زندگی اس کوشش میں صرف کر دی کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت ختم کی جائے اور لوگوں کے دلوں میں شکوک وشبہات پیدا کر کے کتب حدیث کی حیثیت ''ردی'' سے بھی کم ثابت کی جائے۔

قارئین کرام! اس سے پہلے کہ ہم ان متواتر احادیث میں سے چند منتخب احادیث کا مطالعہ کریں جن کے اندر صراحت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''نزولِ عیسیٰ علیہ السلام'' کی خبر دی ہے، چند اہم باتیں ذہن میں رکھنا ضروری ہے، اگر یہ باتیں قاری کے کے پیش نظر رہیں تو ان شاء اللہ منکرینِ حدیث کی طرف سے احادیثِ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اٹھائے گئے بہت سے شکوک وشبہات کا ازالہ خود بخود ہو جائے گا۔

جاری ہے